21دسمبر، 2011

گورنر، اسٹیٹ بینک، جناب یاسین انور نے معاشی نمو کو فروغ دینے کیلئے ڈیٹ مارکیٹ(debt market) کو ترقی دینے کی ضرورت پر زور دیا ہے

پاکستان کی معیشت اور مالیاتی شعبہ اس سطح پر پہنچ چکے ہیں جہاں وہ ایک روشن اور مستعد ڈیٹ مارکیٹ (debt market) کو فروغ دے سکتے ہیں اور اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ پاکستان میں نجی قرض (پرائیوٹ ڈیٹ) یا ٹرم فائنانس سرٹیفکیٹس (ٹی ایف سیز) 74 بلین روپے (جی ڈی پی کا 0.5 فیصد) کے قریب ہیں جو 4.64 ٹریلین روپے (جی ڈی پی کے 31.4 فیصد) واجب الادا حکومتی قرض کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ اس سے معاشی نمو کو فروغ دینے کے لئے غیر استعمال شدہ گنجائش کی واضح نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ بات اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے آج کراچی میں پی اے ایف ایئر وار کالج میں "پاکستان کی معیشت میں مالیاتی اداروں اور کیپٹل مارکیٹس کے کردار" کے موضوع پر اپنے کلیدی خطاب میں کہی۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ نظام میں بینک بدستور بڑے قرض دہندہ ہیں، ایک فعال کیپٹل مارکیٹ کی عدم موجودگی میں تجارتی ادارے طویل المدتی مالکاری کے حصول میں ناکام رہتے ہیں اور بینکوں سے قلیل اور وسط مدتی قرضے لینے پر انحصار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بینک قرض سے متعلق اپنے خطرے کو محدود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ صورتحال کسی کاروبار کے لئے نجی قرض کے حصول میں مزید دشوار بن گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں گو کہ قرضوں میں کچھ بہتری آسکتی ہے لیکن یہ امکان نہیں کہ بینک مستقبل قریب میں نئے طویل المدتی منصوبوں کے لئے قرض دینے میں گہری دلچسپی لیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں کئی ایسے اندرونی مسائل کا سامنا ہے جن سے ہماری اپنی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کی اہلیت محدود ہوئی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ہمارے مالیاتی اداروں اور کاروباری اداروں کو مزید مسابقتی صلاحیت اور تنوع کا حامل ہونا چاہئے، اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی جیسے ریگولیٹری اداروں کو فعال طریقے سے مالیاتی مارکیٹوں کو سہولت فراہم کرنی چاہئے اور حکومت کو نمو کے لئے انفرا اسٹرکچر کی فراہمی بالخصوص پیداواری شعبوں کے لئے توانائی کی طلب کو پورا کرنے کے کام کو تیز کرنا چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ متعین آمدنی کی مارکیٹ (فکسڈ انکم مارکیٹ) کی ترقی کے لئے حکومت، ریگولیٹری اداروں (اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی) اور بینکوں کے مربوط اقدامات اور تعاون کی ضرورت ہے، یہ بات مالیاتی شعبے میں تنوع کے لئے ضروری ہے جس سے معاشی نمو کو تقویت دینے کے کردار کو وسعت ملے گی۔

گورنر، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ ہم نے غیر مبہم انداز میں اپنے مستقبل کی سمت کا تعین کیا ہے جس میں تین ترجیحات (1) مجموعی (سسٹمک) اور جزوی پروڈنشل فریم ورک کے ذریعے بینکاری شعبے کو بیرونی دھچکوں کے خلاف مزید مدافعتی صلاحیت کا حامل بنانا، (2) مالیاتی رسائی اور ادائیگی کے ایک مستعد نظام کے لئے ٹیکنالوجیکل سولوشنز کی فعال حوصلہ افزائی اور (3) مالیاتی مارکیٹوں کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنا اور رسائی کے ساتھ ساتھ مصنوعات اور خدمات کے دائرے میں وسعت شامل ہیں۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بینک عالمی معیارات کے مطابق کام کریں اور حقیقی معیشت کو مستحکم بنائیں۔ ہم سرگرمی کے ساتھ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پیش رفت کر رہے ہیں اور موجودہ معاشی دشواریوں کے باوجود ہمیں یقین ہے کہ ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بینکوں کے مجموعی اثاثے اختتام جون 2011 تک 7.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے، ڈپازٹس 6.0 ٹریلین روپے پر ہیں اور اس شعبے کے ایڈوانسز اور انویسٹمنٹس بالترتیب 3.8 ٹریلین روپے اور 2.6 ٹریلین روپے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ معاشی سست روی کے باوجود بینکاری شعبے کا قبل از ٹیکس منافع سال 2010 کے لئے 105 بلین روپے اور 2011 کی پہلی ششماہی کے لئے 77 بلین روپے رہا۔ بینک 14 فیصد سے زائد کفایت سرمایہ کے تناسب (کیپٹل ایڈیکویسی ریشو) کے ساتھ مستحکم سطح پر ہیں اور بینکوں نے اصل مالیت کے حساب سے بھی سرمائے میں تسلسل کے ساتھ اضافہ ظاہر کیا ہے، بینکوں کی ایکویٹی اب (جون 2011) 722 بلین روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال گو کہ کافی مستحکم ہے، لیکن اصل چیلنج معاشی سست روی سے سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے بینکوں میں بڑھتے ہوئے کریڈٹ رسک کے ذریعے اس معاشی سست روی کے اثر کا مشاہدہ کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایک بینکاری ریگولیٹر کی حیثیت سے بڑا چیلنج ایک ایسی دو جہتی صورتحال سے پیدا ہوا ہے جس میں ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بینک مستحکم، منافع بخش اور اپنے فنڈز کے بہتر استعمال کنندگان کے طور کام کرتے رہیں لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ بینک معیشت کے بینکاری خدمات سے محروم طبقوں تک مالیاتی خدمات میں بھی اضافہ کریں۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان مالیاتی خدمات کی صنعت (فائنانشل سروسز انڈسٹری) کے لئے دوسرے مرحلے کی اصلاحات نافذ کر رہا ہے اور ملک میں مالیاتی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے ایک فعال حکمت عملی کی تیاری اور اس کا نفاذ ہماری ترجیح ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ بینکوں کے درمیان اپنی ٹیکنالوجی اور آن لائن بینکاری کو جدید بنانے کی وسیع مسابقت ہے، آٹومیٹڈ ٹیلر مشینوں (اے ٹی ایمز) کا نیٹ ورک وسعت پذیر ہے اور جون 2011 میں 5200 اے ٹی ایمز ملک بھر میں کام کر رہی تھیں۔انہوں نے کہا کہ برانچ لیس بینکنگ کے تصور نے فنڈز کے متعدد استعمال کے لئے ایک نئی راہ ہموار کی ہے۔بینکوں کی خودکار اور آن لائن برانچز کے قیام کے لئے پیش رفت اب تک خاصی اہم رہی ہے اور توقع ہے کہ بینکوں کی تقریباً تمام شاخیں آن لائن یا خودکار ہو جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی اور ترسیلات زر کو اے ٹی ایمز، kiosks یا پرسنل کمپیوٹرز کے ذریعے ہینڈل کیا جائے گا جس سے وقت اور لاگت دونوں کی بچت ہوگی۔انہوں نے کہا کہ ملک کے ادائیگی کے نظام کو صارفین کو رقوم کی منتقلی میں سہولت فراہم کرنے کے لئے ٹھوس بنایا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ 2008 کے بعد سے برانچ لیس بینکنگ میں تسلسل کے ساتھ وسعت آئی ہے اور اس میں نئے فریق بھی شامل ہوئے ہیں۔اس وقت برانچ لیس بینکنگ کے تحت ایجنٹ نیٹ ورک 20 ہزار کی سطح عبور کر چکا ہے جنہوں نے 196 بلین روپے (ستمبر 2011) مالیت کی تقریباً 53 ملین ٹرانزیکشنز میں معاونت کی ہے۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز)، زراعت اور مائیکرو فائنانس کے شعبوں کو قرضوں کی فراہمی کے لئے سازگار ریگولیٹری ماحول فراہم کیا گیا ہے۔کام کا دائرہ اور صارفین تک رسائی بڑھانے کے لئے بینکوں اور مالیاتی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔لائسنسنگ اور پروڈنشل معیارات کو اس طرح وضع کیا گیا ہے کہ ان سے ان اداروں کی نمو کو تقویت ملے اور وہ آبادی کے غریب اور غیر مستحکم حصے تک اپنی رسائی بڑھا سکیں۔

انہوں نے کہا کہ ایس ایم ایز کو ایڈوانسز جو دسمبر 2008 میں 383 بلین روپے تھے، کم ہو کر جون 2011 میں 292.5 بلین روپے کی سطح پر آ گئے، ایس ایم ای سیکٹر کا loan infection ratio بھی بڑھ گیا اور 16.8 فیصد کے قریب ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں واضح طور پر اس شعبے کی بحالی کے لئے ٹھوس حل کی ضرورت ہے۔

مارچ 2010 میں اسٹیٹ بینک نے چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کے لئے حکومت پاکستان اور امدادی اداروں کی معاونت سے کریڈٹ گارنٹی اسکیم متعارف کرائی تھی جس کا مقصد بینکوں کو ایسے قرض گیروں کو جو عام حالات میں قرض کی سہولت تک رسائی نہیں رکھتے، قرضہ دہی کی ترغیب دینا ہے۔متعدد دیگر اقدامات بھی زیر عمل ہیں۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ مائیکرو فائنانس بینکوں کے صارفین کی اساس 700,000 سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ مائیکرو فائنانس اداروں کے صارفین کی اساس جون 2011 میں 1,300,000 سے تجاوز کر چکی تھی۔اس وقت 8 مائیکرو فائنانس بینک پاکستان میں کام کر رہے ہیں جن کے مجموعی اثاثے 21.4 بلین روپے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک سول سوسائٹی کے اداروں بالخصوص سماجی خدمات کی فراہمی میں مصروف بڑی این جی اوز اور آر ایس پیز کے ساتھ ملکر مشترکہ اقدامات میں بھی مصروف عمل ہے۔انہوں نے کہا کہ مائیکرو فائنانس سیکٹر کے لئے اسٹیٹ بینک کی جانب سے اختیار کردہ ریگولیٹری نظام ایک معاون، رہنما اور مسائل حل کرنے والے کا ہے۔ہم مائیکرو فائنانس بینکوں کے لئے وہی مشکل ضوابط مقرر نہیں کر رہے ہیں جو دیگر مالیاتی اداروں کے لئے رائج ہیں۔ایک مشاورتی گروپ موجود ہے جس میں اسٹیک ہولڈرز کے نمائندے شامل ہیں، جو ضوابط اور پروڈنشل معیارات کے تعین میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستانیوں کی بڑی تعداد تجارتی بینکاری سے اس لئے باہر ہے کہ وہ ربوا کی بنیاد پر کی جانے والی بینکاری کے خلاف عقیدہ رکھتی ہے۔ایسے افراد اور کمپنیاں اب اسلامی بینکوں سے قرضوں کے حصول کے ذریعے کاروبار میں سرمایہ کاری کرنے کا موقع حاصل کر سکتے ہیں اور یوں معاشی سرگرمیوں اور روزگار کو فروغ دینے میں اپنے کردار کو وسعت دے سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اسلامی بینکاری کے مجموعی اثاثے 560 بلین روپے (جون 2011) کی سطح پر ہیں جو بینکاری نظام کے مجموعی اثاثوں کا 7.3 فیصد ہیں۔

:☆☆☆